یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered L. 0.358)



شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

روساء و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲ر

ششماہی ... ۱۲ر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنا لازم نہیں

امرتسر - مورخہ ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے بہت سے علماء کرام نے اپنی اپنی آراء مبارکہ سے قوم کو فائدہ بخشا ہے۔ بعض حضرات کچھ کشیدہ خاطر بھی ہیں وہ اس مسئلہ کا ذکر کرنا فتنہ برپا کرنا سمجھتے ہیں ان کی خدمت میں میں نے عرض کیا تھا اور اب بھی گذارش کرتا ہوں (زاد اللہ حسبی) اس مذاکرہ سے فتنہ برپا کرنا نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ فریقین کے دلائل معلوم ہو جائیں پھر جو طریق کوئی اختیار کرے علیٰ وجہ البصیرت اختیار کرے میں کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں بلکہ میں خود بھی اپنی تحقیق کو کالوحی من السماء غلطی سے مبرا نہیں جانتا یہ بات تو علماء کرام پر واضح ہے کہ ایک ہی کلام کی روایات مختلف ہوتی ہیں۔ نیک بھی اور بد بھی اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ انما الاعمال بالنیات (عمل کا بدلہ نیت کی ہوگی) پس اگر بقول بعض ہر ایک کا بدلہ وہی ہے جو اس نے نیت کی ہوگی تو ایسے حضرات جنہوں نے فتنہ اٹھایا ہے تو اسکا بدلہ بھی ملیگا رہا یہ کہ وہ دلائل سے اس فتنہ کو مٹا دیں یہ کیا بات ہے کہ الگ الگ سرگوشیاں کیجاتی ہیں کہ اسکا جواب مستقل رسالہ کی صورت میں ہونا چاہئے کیا ایسے حضرات یہ نہیں جانتے کہ جواب دینے سے اگر کسی مسلمانوں کو

غلطی سے بچانے کی ہے تو انکو مستقل رسالے سے کیا فائدہ ہوگا۔ غلطی تو لگی ہوئی اخبار اہلحدیث کو جو علم ہی ان حضرات کو نہیں ہے کہ کہاں کہاں کس کس ملک اور کس کس جزیرہ میں پہنچتا ہے تو ان تک وہ رسالہ کیسے پہنچیگا اور یہ حضرات کیونکر پہنچا سکینگے۔ پھر انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ درد تو سر میں اور علاج پاؤں میں۔ حالانکہ وہی خیالات جو رسالہ میں یہ حضرات روپیہ لگا کر شائع کرینگے اور ناظرین کو سنا دینگے اہلحدیث میں بغیر کسی قسم کے خرچ کرنے کے مفت میں شائع ہونگے پھر مزید لطف یہ ہے کہ انہی لوگوں تک پہنچینگے جنکو اہلحدیث کے مضامین کی غلطی لگنے کا اندیشہ ان حضرات کو ہے۔

اخبار اہلحدیث کوئی خاص شخصی خیالات کا مجموعہ ہی نہیں بنایا جاتا ہے بلکہ ہر ایک صاحب علم کو موقع دیتا ہے کہ مخالف و موافق اپنے اپنے خیالات ظاہر کریں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کے چھیڑنے کی وجہ کیا تھی۔ یہ سوال بالفرض مضمون سے بھی عجیب تر ہے سائل جناب جب یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور فلاں کے پیچھے جائز نہیں ہے اور اخبار اہلحدیث ایک مذہبی

[illegible] ۱۵ مئی سے جاری ہو گیا ہے جو صاحب چاہیں جوابی کارڈ بھیجکر نمونہ منگوالیں - مینجر

تفرقہ نہ ڈالو آخر آیت تک۔ اور یہ بات ایسی حالت پر چلی آئی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی و امام احمد اور باقی مجتہدین کے زمانہ سے ابتک پس کسی امام سے یہ منقول نہ ہوا کہ انہوں نے مخالف مذہب کے اقتدا سے منع کیا ہو۔ البتہ متاخرین میں اس مسئلہ کی بابت اختلاف پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور تیزی طبع سے اس مسئلہ میں چون وچرا پیدا کر کے رشتہ جمعیت کو توڑ دیا پس ایسی صورت میں کہ جب اختلاف کسی مسئلہ میں ظاہر ہو وقال بعض ان یکون کذا وقال الآخران یکون کذا فالحکم بین العباد ھو کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کما قال سبحانہ فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ ورسولہ وما اختلفتم من شئ فحکمہ الی اللہ وفلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الخ فہذہ الآیات ونحوھا تدل ابلغ دلالۃ وتفید اعظم فائدۃ ان المرجع مع الاختلاف الی حکم اللہ ورسولہ پس جو کچھ ادلہ کتاب وسنت سے اس مسئلہ میں وارد ہیں ان سے جواز ہی مستفاد ہوتا ہے قال اللہ تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اس آیت سے تفرقہ کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور عدم جواز صلوۃ خلف فاسق موجب تفرق ہے۔ اور کل موجب تفرق شرعاً ممنوع۔ پس ہے اور سید المرسلین سے جو وصف امام میں مذکور ہے اور وہ دین اسلام کا مسطورہ یہ ہے یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القرءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سلما وفی روایۃ سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم واصحاب السنن اس حدیث میں جو آنحضرت نے صفت امامت و امام کی بیان فرمائی ہے۔ تو اس میں حسن قرءت اور علم سنت و قدم ہجرت و کبر سن کو اعتبار فرمایا اور عدالت و ورع و عدم فسق کو اعتبار نہ فرمایا اگر امامت اہل بدعت وفاسق و بدعقیدہ کی موجب بطلان نماز مقتدی ہوتی تو آنحضور ایسے امر عام البلوی میں جو روز پانچ مرتبہ پیش آتا ہے ہرگز تذکرہ نہیں فرماتے اور بحکم بطلان نماز کی انکو اقتدا میں ضرور فرماتے واذ لیس فلیس پس جس کسی کی نماز کتاب وسنت کے بیان کے مطابق صحیح ہے اسکی امامت واقتدا صحیح ہے یعنی من صحت صلاتہ لنفسہ صحت لغیرہ اور صحابہ کا فعل اور آنحضور کا فرمان اسکو مؤید ہے امام بخاری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تھے پیچھے ظالم اماموں کے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضور نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اسوقت کہ تمہارا امرا ہونگے تاخیر کرینگے نماز کو وقت سے یا مار ڈالینگے نماز کو اس کے وقت سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ تم نماز اپنے وقت پر ادا کرلو پھر اگر تم پاؤ نماز کو ساتھ انکو تو پڑھ لو یہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ دیکھو آنحضور ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو نماز کو بے وقت پڑھتا ہے اگر نماز بے وقت جو یقیناً مقبول صحیح نہیں ہے مقتدی کی نماز میں فساد پیدا کرتی تو آنحضور انکو کیوں فرماتے کہ یہ نماز تیری نافلہ ہوگی۔

پس جو کوئی امامت میں یہ شرط کرتا ہے کہ امام کا عادل ہونا اور فاسق و مخل العدالۃ نہ ہونا مشروط ہے فعلیہ الاثبات بالادلۃ الصحیحۃ ولا یوجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسولہ حرف واحد یدل علی ما ادعی من کون ھذہ الامور شروطا لصحۃ صلوۃ المقتدی یعرف ھذا کل عارف بالکتاب والسنۃ و کل متصف بصفۃ الانصاف

اور فقہا حنفیہ کی یہ تحریر کہ بدعتی کی بدعت اگر مکفرہ ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور اگر اسکی بدعت مکفرہ نہیں ہے تو صحیح ہے بلا حجۃ وبرہان قابل تسلیم نہیں ہے لانا اذا عرفت ھذا لاح لک ان الدلیل علی من قال باشتراط کون الامام غیر مکفر ببدعۃ یدل علی من نفاہ مع انہ صلعم لم ینہ عن اقتداء المنافقین مع کثرتھم وحضورھم فی زمنہ صلعم فان المنافقین کان یعاملھم صلعم معاملۃ المسلمین فی جمیع الاحکام عملا بما اظھروہ من الاسلام وجریا علی الظاھر۔

اہلحدیث اور اہلفقہ

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو۔ ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

ہماری معزز حنفی دوست بہت خفا ہوتے ہیں کہ تم اہل فقہ کو کیوں خطاب کرتے ہو۔ کیونکہ وہ انکی نگاہ میں اس قابل نہیں ہیں کہ انکو خطاب کیا جائے چنانچہ ایک دوست کی تحریر بعینہ درج ذیل ہے:۔

بہ مخدوم و مکرم بندہ جناب .... زاد عنایتکم والسلام علیکم۔ جو کچھ کوشش بمقابلہ آریہ سماج از رو‌ئے تصنیف و تقریر منجانب جناب ظاہر ہو رہی ہے خدا انکا اجر

علاج فرمائیگا اور اہل اسلام جسقدر ممنون ہوں کم ہے۔ مگر بندہ پرور آریہ مذہب اور قادیانی سے جناب کی توجہ مبذول فرمانے میں کافی تھی ایسی حالت میں اہل فقہ کو مخاطب کرنا اور دست و گریبان ہونا بالکل خلاف مصلحت ہے امید ہے کہ اس گزارش پر توجہ فرمادینگے۔" (از قنوج)

اسی طرح بہت سے احباب نے تقریری و تحریری مجھے اس مقابلہ سے روکا ہے آپکو میں نے آہستہ آہستہ اس طرف سے توجہ ہٹالی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان مخلص ناصحان کو اپنی توجہ کرنے کے وجوہات بھی ذرا سناؤں امید ہے کہ یہ حضرات ذرا ٹھنڈے دل سے میری جگہ بیٹھکر میری معذوری کے اسباب پر غور فرمادینگے۔

اہل فقہ کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا یہ اخبار خاص میری تذلیل اور توہین ہی کے لئے جاری ہوا ہے۔ کہیں میری ذات خاص پر حملہ ہے کہیں میرے علم پر نکتہ چینی ہے کہیں میرا نام حقارت کے طور پر مسٹر اے ڈبلیو ثناء اللہ دکھایا جاتا ہے۔ (۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ صفحہ ۳) کہیں یہ عنوان ہے "ثناء اللہ کی دھوکہ دہی" (۲۹ شوال ۱۳۴۸ھ صفحہ ۶) جب ان ذاتیات کی بھی پرواہ نہ کی تو ایڈیٹر اہل فقہ اور اس کی پارٹی نے یہاں تک ترقی کی کہ مولانا اسماعیل شہید جیسے بزرگ کو بھی کوسنا شروع کیا اور انکی کتاب تقویۃ الایمان کو تخریب الایمان اور اس کے کلمات کی فہرست خلاف کی (۲۹ شوال ۱۳۴۸ھ صفحہ ۳) اسی کتاب کے حوالہ سے ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ غیر مقلد حضرات انبیاء علیہم السلام کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے ہیں (۵ شوال ۱۳۴۸ھ صفحہ ۴)

مولانا ممدوح سے گزر کر امام المحدثین زبدۃ المجتہدین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوسنا شروع کر دیا اور پے در پے "الجرح علی البخاری" کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے۔ اسی بنا پر لکھنؤ کے ایک حنفی اخبار النجم نے لکھا تھا کہ اہل فقہ تو رافضی اخبار ہے جسپر ایڈیٹر صاحب اہل فقہ نے لکھا کہ ہم وہابیوں کی تردید اس لئے کرتے ہیں کہ آریوں اور شیعوں سے انکا خطرہ زیادہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۳۰ء صفحہ ۳) اسی ضمن میں ایک لغو نظم نکلی جس کے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں ؎

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری + کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
عبدالوہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی + اسکی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید + جس کے ہر فقرے سے پکی ہے [illegible] تیری
ترجمہ اسکا ہوا تقویۃ الایمان نام + جس سے ہے [illegible] تیری
وغیرہ (۲۲ شوال ۱۳۴۸ھ صفحہ ۸)

یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین کو آں حضرت سے عناد ہے اور شقی ازلی ہیں (۱۵ ذی قعدہ ۱۳۴۸ھ صفحہ ۲۵) یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین روافض خوارج بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں (۱۹ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ صفحہ ۸) یہاں تک بڑھے ہیں کہ اہلحدیثوں کے ساتھ ہی علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ حضرات کو بھی حنفیت سے خارج کیا (۱۷ رمضان ۱۳۴۸ھ صفحہ ۳) ان سب مظالم کا لب لباب ایک مضمون ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین ایسے پکے کافر ہیں کہ جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ چونکہ یہ مضمون اپنے مرتبہ پر نہایت ہی پر لطف ہے کیونکہ اس کے اثر سے ہندوستان۔ ترکستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں پر کفر برابر تقسیم ہوتا ہے اس لئے وہ سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مخلص ناصح اندازہ لگا سکیں کہ ہم بحیثیت ایک اہلحدیث (یا بقول مخالف غیر مقلد) ہونے کے کہاں تک اسکا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ ہمارے ناصح مشفق ذرہ اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ جو یہ ہے۔

"فرقہ وہابیہ[1] | وہ کون مفتی حنفی مذہب ہے جو غیر مقلدین حضرات پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتا۔ اور وہ کون عالم ہے جو فرقہ وہابیہ کو منافق یا علم فقہ حدیث کے رد سے کفر پر آمادہ نہیں جانتا۔ بلکہ ان کی تمام تقریر و تحریر ہی آپ انکو کفر پر دلیل کر رہی ہے۔ میں زیادہ اس میں طول طویل لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف چند نظائر پیش کر کے ان کو مشرک اور دن بدن کفر پر کمربستہ ہونا ثابت کر دیتا ہوں اگرچہ ان کی تصنیفات میں سیکڑوں بلکہ لاکھوں بکواس درج ہیں۔ مگر میں سب کو چھوڑ کر مشتے نمونہ از خروارے پبلک کے پیش کرتا ہوں پہلے یہ جو غیر مقلدین اولیاء اللہ و انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت اور بوسہ قبر اور ان سے مدد مانگنا کفر اور شرک کہتے ہیں حالانکہ تمام فقہ کی کتابوں میں اور احادیث نبویہ سے قبر کی زیارت جائز بلکہ امید ثواب جزیل اور ان سے مدد مانگنے میں لاکھوں ثبوت ہیں۔ تو پھر وہی کلمہ کفر جو غیر مقلدین نے مسلمانوں پر کہا تھا۔ پلٹ کر انہیں پر آگیا وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ فی الصحیحین لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک۔ نہ دیکھو کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ ساتھ کفر کے ورنہ عود کرتا ہے وہ کلمہ طرف قائل کے اگر نہ ہو مخاطب لائق اس کے علاوہ اس کے بعض افعال و اقوال ایجاب و سنن مستحبہ کو ان وہابیوں نے کفر و شرک قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ہذا الفرقۃ وہابیہ۔ اسی طرح وہی کلمہ عود کرتا ہے اور خود اس کے وارث بنا ہے [illegible]

اور جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور کیوں نہ انکو کافر کہا جائے جو انکا ہی

[1] اس مضمون کی عبارتی غلطیوں کے ہم ذمہ دار نہیں جیسا ہم کو ملا ہے ویسا ہم نے نقل کر دیا ہے (ایڈیٹر)

قرآن مجید کے حرف کو عمداً اپنی طرف سے بدلکر کے بجائے ضاد کے ظاد پڑھتے ہیں اور ظا پڑھنا قرآن مجید میں بجائے ضاد کے کفر ہے۔ (شرح محمد بروایت عمادی)

اور کیوں نہ انکو کافر مانا جاوے۔ بعض بزرگوں کے نام کا بکرا کہ جسے ذبح کیا ہو اشل خنزیر کے کہتے ہیں حالانکہ فی زمانا جو نذر باولیاءاللہ مشہور کی جاتی ہے۔ اسکا ارادہ عوام کو اہل میں ایصال ثواب بر روح بزرگان ہوتا ہے۔ (تفسیر رؤفی وغیرہ) خدا کی حلال چیز کو حرام کر جاننا اور حرام کو حلال کر جاننا کفر ہے۔

اور غیب دانی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر اور عصمت انبیاؑ کو سے منکر اور یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اور حیات النبی سے منکر اور آنحضرت کا علم شیطان کے علم سے کم بولتے ہیں اور آنحضرت کا ادب بڑے بھائی تک ہی اور خدا تعالیٰ کا عرش پر مکان ثابت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو لا مکان کہنے والے کو کافر کہتے ہیں پس یہ سب اقوال عمداً کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے قیاس کو شیطان کے قیاس کے برابر جانتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کہتے ہیں اور تھوڑی اور بہت پانی طہارت میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ ؎ بیت انواع محمدی

فرق نہیں دو چہ تھوڑی بہت دو ٹکلے یا گھٹ پانی۔
جاں انھوں رنگ مجوز نہ ہوسی پاک حدیثوں جانی

پاک اور پلید میں کچھ پرہیز نہیں کرتے۔ اُن کے کپڑے پلید انکے پیشتے پلید وہ خود پلید اور بہت سے افعال و اقوال انکو کفر کے متعلق ہیں پس صریح معلوم ہوا کہ یہ کافر ہیں اور شیخ احمد صاحب فرماتے ہیں ؎

عالمان چار مذہب متفق گشتہ برین * کو سزا این گروہ قرمزاست چون کافرین

پس بڑا افسوس کہ مولوی حاجی عبداللہ صاحب حنفی لاڈوی نے فتوے دیا کہ فرقہ وہابیہ کو کافر کہا جاوے ؎ گو ساتھ جنازہ نماز پڑھ لیا جائے اور ساتھ کھانا کھا لیا جائے اور ساتھ کھانے میں کوئی ممانعت نہیں سو وجہ ہو ؎

جے کفر دی یک وجہ اسلام * فتوے دیو نہ کفر دا رہسو دین اسلام

پس ان مولوی صاحب پر بڑا سخت تاسف ہے کہ یہ بیت کہاں اور انکا مطلب کہاں۔ یہ حکم لاش مردہ پر ہے جو دنیا سے چل بسے مسلمانوں کو ملے اور نہ معلوم ہووے کہ یہ کافر ہے یا مسلم۔ اگرچہ اسکا ایک ہی نشان اسلام کا ملے تو جنازہ اسپر پڑھنا فرض ہے۔ مولوی صاحب! آپ اس بیت کا مصداق فرقہ وہابیہ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتوے آپکا احناف کو ہرگز ہرگز منظور و قبول نہیں۔ اور میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ کافر ہیں اور جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ اور علیحدہ اس کے عدم ثبوت کفر وہابیوں پر جو علماء تردید دیتے ہیں جو اُدھر سے بھی کابلی چاٹ لیتے ہیں ورنہ باتفاق علماء عرب و عجم فرقہ نجدیہ وہابیہ سخت کافر ہے دین اسلام سے خارج۔ ان وہابیوں کے بارہ میں دیکھو۔ کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عالم کیا کیا فتوے دیتے ہیں دیکھو فتاوی حرمین برجف ندوۃ المین عربی ہندیا حرمین شریفین کیا فرماتے ہیں اور اس فرقہ وہابیہ کے حق میں کیا کیا ارشاد ہوئے۔ وہابی سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں ہالک ہیں۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا۔ انکی اہانت واجب اور توقیر حرام ہے مفسد ہیں۔ انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ مسلمانوں پر انکا ضرر کافروں سے زیادہ ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا دیں۔ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ وہ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ انکے ساتھ نماز نہ پڑھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے بیزار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں انپر جہاد کا فرمان ترک وہ علم پر جہاد کی مثل ہے انکو ہاتھوں امت کی خرابی ہے انکا نماز روزہ حج عمرہ فرض نفل کچھ قبول نہیں۔ یہ سب جہنمی ہیں۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو آمین یہاں تمام ہوا

بھلا مولوی صاحب اگر حنفی ہیں تو اس فتوی کو منظور کرلیں۔ ورنہ ہماری زمرہ حنفیہ سے برکنار۔ ہاں اگرچہ آپکا ارادہ ترعدم ثبوت کفر فرقہ وہابیہ پر بحث کا خیال ہو۔ تو بلاتکلف جہاں آپکی خوشی۔ خواہ باولی خریف حضرت صاحب کے روبرو چلکر فیصلہ کرلو۔ وما علینا الا البلاغ ؎ (۲۳ و ۳۰ صفر ۱۳۲۶ھ)

شکر ہے کہ اس مضمون میں وہابیوں کو کافر کہنے کی وجوہات بھی ساتھ ہی بتلا دی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ بہت سی نہیں ہے محض افترا ہیں اور باقی غلط۔

خدا کی شان یہ اس امام والامقام کے مقلد ہیں جنکا عام اصول تہا لا نکفر اہل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے) جنہوں نے یزید پر بھی لعنت کرنا روا نہ رکھا۔ انہی حضرات کے اعلیٰ مضامین کی داد دیتے ہوئے انکی پارٹی کا ایک ممبر لکھتا ہے کہ۔ یہی ایک اخبار (اہل فقہ) ہے جو مذہب حنفیہ کی حمایت کرنیوالا اور اخبار اہلحدیث کی منہ پھوٹ تحریروں کا دندان شکن جواب دینے والا اور اہلحدیث کے ناپاک حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ہے (المعود بابت اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱) ۱۲

سطر ۵ ندوۃ العلماء کے معزز ممبروں سے درخواست ہے کہ ؎ اے عندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں * تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل (اڈیٹر)